بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی — یوم چہار شنبہ

جلد ۳۰ | ۱۶ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش | ۴ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ | ۱۶ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۱۶

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ تبوک ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

جناب شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے جو سول ہسپتال امرتسر میں زیر علاج تھے۔ اب قادیان واپس آ چکے ہیں۔ انہیں اصل مرض سے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

قادیان ۴ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

کانگرس کے متعلق حکومت برطانیہ کا اعلان

کانگرس کے مقابلہ میں حکومت برطانیہ کے رویہ کا ذکر کرتے ہوئے اور گورنمنٹ کی حامی جماعتوں کی مشکلات بیان فرماتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حال کے مضمون میں رقم فرمایا تھا:۔

"ہمارا سابقہ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ حکومت پہلے کانگرس سے جنگ شروع کرتی ہے۔ اور وفادار جماعتوں کو اپنی مدد کے لئے بلاتی ہے۔ پھر جب اپنے ہمسایوں اور بسا اوقات اپنے عزیزوں سے لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ گاندھی جی روزہ رکھ لیتے ہیں یا ایسی ہی کوئی اور حرکت ہو جاتی ہے۔ جو دل کی تبدیلی پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ صرف ایک دھمکی ہوتی ہے۔ حکومت اس سے ڈر کر کانگرس سے صلح کر لیتی ہے۔"

پھر اسی مضمون میں حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ اس امر کا اعلان کرے۔ کہ توبہ کا اعلان کئے بغیر وہ فتنہ پیدا کرنے والوں کو نہیں چھوڑے گی۔ اور کانگرس سے ڈر کر اس سے صلح نہ کرے گی۔

اگرچہ گزشتہ دو ماہ کے عرصہ میں جبکہ ملک میں فتنہ و فساد ہو رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کو مفلوج بنانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں کئی ایک حلقوں کی طرف سے حتیٰ کہ بعض برطانوی اخبارات اور پارلیمنٹ کے ممبروں کی طرف سے بھی یہ تحریک کی گئی ہے۔ کہ حکومت کانگرسی لیڈروں کو آزاد کر کے ان سے سمجھوتہ کرنے کی کوشش کرے۔ اور خطرہ تھا۔ کہ اب کے بھی حکومت وہی غلطی نہ کر بیٹھے۔ جو پہلے کرتی رہی ہے۔ اور جس کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا الفاظ میں فرمایا ہے۔ لیکن وزیر اعظم برطانیہ نے حال میں ہندوستان کے متعلق جو تقریر کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ اب نہ صرف سابقہ غلطی کو دوہرانے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ اس نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ جب تک فتنہ دور نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک وہ فتنہ پیدا کرنے والوں کو نہیں چھوڑے گی۔ چنانچہ مسٹر چرچل نے کانگرس کے متعلق اپنی حکومت کی موجودہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:۔

"جب تک فتنہ فرو نہ ہو جائے مسٹر گاندھی اور ان کے پیروؤں کو تکلیف کی راہ سے علیحدہ رکھا جائے گا۔" مطلب یہ کہ جب تک شورش کا خاتمہ نہیں ہو جاتا مسٹر گاندھی اور ان کے ساتھیوں کو عوام سے ملنے کا موقعہ نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ نظر بند رکھا جائے گا۔

اسی قسم کا اعلان مسٹر ایمری وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں کیا۔ چنانچہ انہوں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ باغیوں سے کسی قسم کی مصالحت کی گفت و شنید نہیں کی جائیگی لیکن ہندوستان کے اعتدال پسند لیڈروں سے کی جائے گی۔"

وزیر اعظم اور وزیر ہند نے یہ اعلانات کسی وہم اور قیاس کی بنا پر نہیں کئے۔ بلکہ ان کی بنیاد یہ قرار دی ہے۔ کہ اب کانگرس پارٹی نے عدم تشدد کی وہ روش چھوڑ دی جس کی تعلیم گاندھی جی نظری طور پر مدت سے دے رہے ہیں۔ اب کانگرس کھلم کھلا ایک باغیانہ تحریک بن گئی ہے جس کا منشاء ریل اور تار کے وسائل کو معطل کرنا۔ بے نظمی پھیلانا۔ دکانوں کو لوٹنا۔ ہندوستانی پولیس پر حملے کرنا اور وقتاً فوقتاً مظاہرے کرنا ہے جن سے مقصد یا جن کا اثر ہندوستان کے دفاع کو نقصان پہنچانے والا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ جاپانی حملہ آور آسام کی سرحد اور خلیج بنگال کی مشرقی سرحد پر کھڑا ہے۔ ہندوستان میں جاپانی ففتھ کالم کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا۔ کہ اس سلسلہ میں یہ امر خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ مواصلات کے ان سلسلوں پر حملے کئے گئے ہیں۔ جن سے سرحد آسام و بنگال کی حفاظت کرنے والی ہندوستانی افواج کو رسد بھیجی جاتی ہے۔ ان حالات میں وائسرائے اور حکومت ہند نے اگزیکٹو کونسل (جس میں بڑی اکثریت محب وطن اور دانشمند ہندوستانیوں کی ہے) کی متفقہ تائید سے اس امر کو ضروری سمجھا۔ کہ کانگرس کی مرکزی اور صوبائی جماعتوں کو دبا دیا جائے جنہوں نے مجرمانہ اور معاندانہ طریقے اختیار کر لئے تھے۔"

یہ وہ وجوہ ہیں۔ جن کی بنا پر کانگرسی لیڈروں پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ اور وزیر اعظم اور وزیر ہند متفقہ طور پر اعلان کر رہے ہیں۔ کہ ان پابندیوں کو اس وقت تک دور نہ کیا جائے گا۔ جب تک فتنہ دور نہ ہو جائے۔ اور ان باغیوں سے کسی قسم کی مصالحت کی گفتگو نہ کی جائے گی۔ وزیر اعظم نے اپنے بیان کے آخر میں جہاں یہ کہا ہے کہ:۔ "میں ایوان کو یہ اطلاع دینے میں حق بجانب ہوں کہ ہندوستان کی صورت حالات کسی یاس و ہراس کا موجب نہیں۔" وہاں یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ "حکومت کی نیت یہ ہے۔ کہ وائسرائے اور اس کی ایگزیکٹو کو تمام ضروری مدد دی جائے۔ جو مضبوط اور معتدل تدابیر سے ہندوستانی جماعتوں کی حفاظت جان کر رہے ہیں۔ اور ہندوستانی اور برطانوی فوجیں اطمینان کے ساتھ ہندوستان کو جاپانیوں کے حملے سے بچا رہی ہیں۔"

غرض حکومت برطانیہ کے ذمہ دار ارکان نے کانگرس کے مقابلہ میں اپنے سابقہ طریق عمل کی ناکامی کو محسوس کرتے ہوئے اب وضاحت کے ساتھ اعلان کر دیا ہے۔ کہ اب وہ کسی رنگ میں کمزوری کا اظہار نہ کرے گی۔ اور نہ باغیانہ رویہ اختیار کرنے والوں سے اس وقت تک مصالحت کی گفتگو کرے گی۔ جب تک وہ اپنے دل کی تبدیلی کا ثبوت نہ پیش کریں گے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ جب گاندھی جی فاقہ کشی یا اسی قسم کی کوئی اور دھمکی دیں گے اس وقت حکومت کیا رنگ اختیار کرے گی۔ گاندھی جی گرفتار ہونے سے قبل یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اگر آخری جد و جہد میں ایسا موقعہ آ سکتا ہے جبکہ انہیں فاقہ کشی کا حربہ استعمال کرنا پڑے اور بہت ممکن ہے۔ کہ وہ کسی مرحلہ پر اسے استعمال کریں یا کوئی اور ایسی راہ اختیار کریں جس سے حکومت پر دباؤ پڑتا ہو۔ اس وقت معلوم ہو سکے گا۔ کہ حکومت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور

اظہارِ اخلاص کی قراردادیں

خدام الاحمدیہ دہلی

مندرجہ ذیل ریزولیوشن مجلس خدام الاحمدیہ دہلی نے اپنے اجلاس ۳۰ ماہ اگست ۱۹۴۲ء منعقدہ مقبرہ ہمایوں میں بالاتفاق منظور کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کا یہ غیر معمولی اجلاس اپنے پیارے واجب الاطاعت امام حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ہم ممبران مجلس اپنی تمام طاقتوں سے حضور کے فیصلہ کو جو "ہمارا آئندہ رویہ" کے عنوان کے تحت پریس میں آچکا ہے۔ عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں حضور کے اشارے پر ہم اپنے بار بار دوہرائے ہوئے عہدنامے کو کہ ہم اپنی جان۔ مال اور عزت کو قومی اور ملی مفاد پر قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں انشاء اللہ العزیز ثابت کر دکھائیں گے۔

بعض جماعتیں حضور کی خدمت میں اپنی قربانیوں کی پیشکش میں سبقت لے گئی ہیں۔ لیکن دہلی کی مفسدانہ فضا کی وجہ سے کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہمارے لئے دہلی کی حدود میں اپنے اظہار خیالات سے مانع رہا۔ اور ہم فوری طور پر حضور کی آواز پر لبیک نہ کہہ سکے۔ مگر اس تمام عرصے میں ہم میں سے ہر ایک فرد اپنی تمام طاقتوں سے حضور کے حکم کی تعمیل میں حاضر تھا۔ اور صرف ایک اشارے کا منتظر تھا۔ اب بھی یہ اجلاس باوجود سرکار انگلشیہ کے متعلق کامل وفادارانہ جذبات لئے ہوئے دہلی کی حدود سے باہر کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ مذکورہ بالا وجوہ سے ہماری کوتاہیوں سے درگذر کرتے ہوئے ہمیں خدمت اولین کا موقعہ دیا جائے۔ ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہندوستان کے دارالسلطنت کی مجلس ہونے کے لحاظ سے ہمیں اپنی ذمہ واریوں کا شدت سے احساس ہے۔ انشاء اللہ خدمت سپردکردہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ ہوگی۔ عبدالسلام اختر ایم۔ اے سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ دہلی

جماعت احمدیہ کشمیر

۲۸ اگست بروز جمعہ جماعت احمدیہ سرینگر اور دوسرے حاضرین نے احمدیہ مسجد سری نگر میں ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ اگرچہ بیعت کے ساتھ ہی ہم نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر حکم اور ارشاد کی تعمیل کا اقرار کیا ہے۔ لیکن موجودہ ملکی اور سیاسی حالات کے پیش نظر ہم حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پھر اس عزم صمیم کا اظہار کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ سرینگر اور دوسرے حاضر احمدی ہر وقت حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہر ارشاد پر لبیک کہیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کی توفیق سے ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے۔

جماعت احمدیہ ملکوال

جماعت احمدیہ ملکوال نے مورخہ ۹/۴۲/۴ کو اپنے غیر معمولی اجلاس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کیا۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ ملک وال حضور کی ہر ایک آواز پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ اور اپنا تن من دھن غرضیکہ پیاری سے پیاری چیز بھی قربان کرنے میں فخر سمجھتے ہیں۔ انشاء اللہ وقت آنے پر ہم میں سے ہر ایک شخص موت کے مونہہ میں جانے کے لئے تیار ہے۔

خاکسار محمود احمد ناصر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملک وال

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کو لاہور کے ایک بہت بڑے مجمع میں جس میں بارہ ہزار سے زیادہ آدمی شامل تھے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"اس ملک کو تفرقہ نے بہت نقصان پہونچایا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ اس ملک کے ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت بڑا اتحاد اور اتفاق تھا۔ اور باوجود اختلاف مذاہب ان میں قابل قدر میل ملاپ تھا۔ مگر اس زمانہ میں فرق آگیا۔ اور خدا کرے۔ کہ یہ دور ہو جائے۔ یاد رکھو یہ تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے۔ کہ انسان اختلاف شریعت و مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور۔ یہ انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال ہے۔ کہ باوجود اختلاف رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھائے۔ آج کے جلسہ نے مجھے ایک تازہ امید دلائی ہے۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے۔ تو یہ میل جول ترقی کرے گا۔ میں خوب [illegible] کہ جب تک طبیعت میں یہ استعداد نہیں ہوتی۔ کہ کوئی شخص صبر اور خوش[illegible] ایک مخالف رائے کو سن سکے۔ وہ ایسی رائے کو سنکر چپ نہیں رہ سکتا [illegible] خاموشی اور صبر مجھے امید دلاتا ہے۔ کہ اچھے نتیجے پیدا ہوں گے۔ یہ بھی خوبی کی بات ہے۔ کہ جب مخالف رائے کو سنے۔ تو فوراً جواب دینے کو تیار نہ ہو جائے۔ کیونکہ یہ تو محض ہار جیت کی خواہش ہوگی۔ لیکن اس رائے کے صحیح نتیجہ پر پہونچنے کے لئے اس پر صبر سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس سے علم و حکمت پیدا ہوتی ہے۔ اور علم و حکمت ایسا خزانہ ہے۔ جو تمام دولتوں سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے۔ لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔ پس جو جلدی نہیں کرتا بلکہ فکر کرتا۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ اگر میں غلطی پر ہوں تو مجھے بصیرت اور معرفت عطا کر۔ وہ اس حکمت کے خزانہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں۔ کہ آپ صاحبان اس خزانہ کے حاصل کرنے اور محفوظ رکھنے کی کوشش کریں۔ (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا:۔ (۱) سید یعقوب الرحمٰن صاحب کنگی کے بہنوئی سید منظور احمد صاحب بیمار اور داخل ہسپتال ہیں (۲) مولوی سید عبد الحلیم صاحب سونگھڑہ کچھ عرصہ سے بخار اور دیگر امراض میں مبتلا ہیں۔ (۳) سید بدرالدین صاحب کلکتہ کی والدہ صاحبہ کو گرنے کی وجہ سے بہت سی ضربات آئی ہیں ساتھ ہی بخار اور پیچش کی بھی شکایت ہے (۴) مولوی دوست محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ بعارضہ بخار بیمار ہیں (۵) غلام محمد صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں کہ میرا نواسہ قاضی محمد زمان عرصہ سے بخار میں مبتلا چلا آتا ہے۔ نیز میرے چند مقدمات جائداد کے متعلق عدالت میں دائر ہیں علاوہ ازیں میرا لڑکا عبداللہ جو پولیس میں ملازم ہے۔ اس کی ترقی رکی ہوئی ہے (۶) منیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد ملک عزیز احمد صاحب کو سمندر پار جانے کا حکم ہوا ہے۔ (۷) محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی لکھتی ہیں۔ کہ میرا بچہ لطیف احمد ۱۴ روز سے بعارضہ بخار و پیچش بہت بیمار ہے۔ میں بھی بیمار ہوں۔ اور میرا چھوٹا بچہ لئیق احمد بھی بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا کہاں ہیں؟ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا جہاں ہوں وہ اپنے پتہ سے فوراً دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ کو مطلع کریں۔ ان کی والدہ صاحبہ ان کے خطوط کے نہ آنے کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

درس الحدیث

نماز ایمان کا جزو ہے

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حدیث:- عن البراء ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کان اول ما قدم المدینۃ نزل علے اجدادہ او قال اخوالہ من الانصار وانہ صلی قبل البیت المقدس ستۃ عشر شہراً او سبعۃ عشر شہرا وکان یعجبہ ان تکون قبلتہ قبل البیت وانہ صلی اول صلوٰۃ صلٰہا صلوٰۃ العصر وصلی معہ قوم فخرج رجل ممن صلی معہ فمر علی اھل المسجد وھم راکعون فقال اشہد باللہ لقد صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قبل مکۃ فداروا کما ھم قبل البیت وکانت الیہود قد اعجبھم اذ کان یصلی قبل بیت المقدس واھل الکتاب فلما ولی وجہہ قبل البیت انکروا ذالک قال زھیر حدثنا ابو اسحاق عن البراء فی حدیثہ ھذا انہ مات علی القبلۃ قبل ان تحول رجال وقتلوا فلم ندر ما نقول فیھم فانزل اللہ تعالےٰ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ؂

ترجمہ:- حضرت براءؓ سے روایت ہے۔ کہ پہلے پہل جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ ہجرت کرکے تشریف لائے۔ تو آپ انصار میں سے کسی کے ہاں یا کہا کہ اپنے ماموں کے ہاں ٹھہرے۔ اور یہ کہ آپ بیت المقدس کی طرف (منہ کرکے) سولہ یا سترہ ماہ نماز ادا کرتے رہے۔ اور آپ کو یہی اچھا لگتا تھا۔ کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہو۔ آپ نے پہلی نماز جو (بیت اللہ) مکہ کی طرف منہ کرکے ادا کی۔ وہ نماز عصر تھی۔ ایک شخص جس نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی تھی۔ ایک (دوسری) مسجد کے پاس سے گزرا لوگ اس وقت رکوع میں تھے۔ اس نے کہا۔ کہ میں خدا کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں۔ کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (بیت اللہ) مکہ کی طرف رخ کرکے نماز ادا کی ہے۔ یہ سنکر نمازی رکوع کی حالت میں ہی بیت اللہ کی طرف پھر گئے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرتے تھے۔ تو یہودی اور نصاریٰ دونوں خوش ہوتے تھے۔ اور جب آپ نے نماز بیت اللہ کی طرف رخ کرکے ادا کرنی شروع کی۔ تو وہ اس بات پر ناخوش ہوئے اور بُرا منایا۔ زہیر کہتے تھے۔ کہ ابو اسحاق نے اپنی اس حدیث میں براء سے روایت کرتے ہوئے یہ بھی بتلایا۔ کہ جو لوگ پہلے قبلہ پر ہی بیشتر اس کے کہ وہ تبدیل ہوا فوت ہوگئے تھے۔ اور لڑائیوں میں مارے گئے تھے۔ ہم نہیں جانتے تھے۔ کہ ان کے متعلق کیا کہیں۔ (کہ ان کی نمازوں کا کیا ہوا) اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہ وحی نازل کی۔ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم ؂

تشریح۔ حضرت امام بخاری رحؒ کا قاعدہ ہے۔ کہ جس حدیث کے متعلق قرآن مجید میں بھی ذکر ہو قرآن مجید کی آیت بطور سند لاتے ہیں۔ چنانچہ اس آیت میں خدا نے نماز کو بھی ایمان میں سے قرار دیا ہے۔ اس لئے امام بخاری نے الصلوٰۃ من الایمان کا باب باندھا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ مدینہ میں ہجرت کے بعد سولہ یا سترہ ماہ تک نماز بیت المقدس کی طرف رخ کرکے ادا کرتے رہے۔ اور آپ کی خواہش تھی۔ اور آپ پسند فرماتے تھے۔ کہ قبلہ بیت اللہ ہو۔ جیسا کہ قرآن مجید بیان فرماتا ہے۔ قد نریٰ تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضٰھا یعنی ہم نے دیکھا۔ کہ تو آسمان کی طرف اپنے چہرہ کو اس لئے پھراتا ہے۔ کہ ہمارا قبلہ بیت اللہ ہو۔ پس ہم تجھ کو ضرور پھیر دیں گے۔ اسی قبلہ کی طرف جس کو تو چاہتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ نے جلد ہی بیت اللہ کو قبلہ قرار دیا۔ اس حدیث سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجود اپنی خواہش اور چاہت کے ایک لمبے عرصہ تک بیت المقدس کی طرف ہی رخ کرکے نماز ادا کرتے رہے۔ اور آپ اپنی اس خواہش کو اسوقت تک عمل میں نہ لائے۔ جب تک کہ صاف طور سے تحویل قبلہ کا حکم نہ آیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ پاک نمونہ قیامت تک ہمارے لئے خضر راہ ہے۔ کہ ہمارے حرکات و سکنات اپنی خواہشات کے ماتحت نہیں۔ بلکہ اس خداوند خدا کی مرضی کے ماتحت ہونے چاہئیں جس کے ہم بندے ہیں ؂

یہاں یہ امر بھی ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دو قبلوں کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرنے کی کیا وجہ ہے سوچنا چاہیئے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے۔ حضرت اسمٰعیلؑ و حضرت اسحاقؑ۔ ان دونوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے حکم سے دو مختلف جگہوں میں رکھا۔ چنانچہ حضرت اسمٰعیل کو عرب میں رکھا جیسا کہ فرمایا۔ رب انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم۔ اے میرے رب (تیرے منشاء کے مطابق) میں اپنی نسل کا ایک حصہ اس غیر ذی زرع وادی میں جہاں کہ تیرا عزت والا گھر ہے۔ چھوڑ چلا ہوں۔ اور حضرت اسحٰق کو کنعان میں رکھا جس کا مفصل ذکر توریت میں ہے۔ اس لئے بنی اسرائیل کے لئے بیت المقدس قبلہ قرار پایا۔ اور بنی اسمٰعیل کے لئے بیت اللہ۔ چونکہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کے زمانہ تک بنی اسرائیل میں پے درپے نبی آتے رہے۔ اور ان کا مقصد بعثت صرف اپنی قوم کے لئے مبعوث ہونا تھا۔ اور اس عرصہ میں بنی اسمٰعیل میں سے کوئی نبی مبعوث نہ کیا گیا۔ اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد جو بھی نبی آتا۔ بوجہ بنی اسرائیل میں سے ہونے کے اس کا قبلہ بیت المقدس ہوتا۔ آخر حضرت عیسٰےؑ کے بعد بنی اسرائیل سے نبوت اور بادشاہت دونوں انعام بوجہ ان کے افعال بد کے مرتکب ہونے کے چھین لئے گئے۔ اور چھ سو سال کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنی اسمٰعیل میں سے ایسے واحد نبی کامل و اکمل مبعوث ہوئے۔ جن کے آنے پر نبوت کی عمارت مکمل ہوئی۔ اور آپ کونہ کا پتھر کہلائے۔ آپ کی بعثت تمام دنیا کی طرف تھی۔ جیسا کہ فرمایا۔ قل انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (اے محمد) تو کہہ دے کہ میں تمام (دنیا) کی طرف رسول مبعوث کیا گیا ہوں۔ آپ کی ایک حدیث بھی اس کی تائید میں ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ۔ یعنی مجھ سے پہلے جو نبی بھی مبعوث ہوتا تھا۔ وہ صرف اپنی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔ اور میں ہر خاص و عام اسود و احمر کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ پس حضرت عیسٰےؑ کے بعد نبوت کا بنی اسرائیل سے خاتمہ ہو چکا تھا۔ آپ نے کچھ عرصہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کی۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لئے۔ کہ اب بنی اسرائیل میں سے کوئی نبی وارث نہیں رہا۔ اس لئے میں بطور وارث کچھ عرصہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ میری بعثت صرف بنی اسمٰعیل تک محدود نہیں۔ بلکہ بنی اسرائیل کو بھی میری پیروی کرنی ہوگی۔ اس لئے آپ نے کچھ عرصہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کی۔ اور اس حالت میں آپ کا دل اسی طرف مائل تھا۔ کہ قبلہ بیت اللہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ خدا نے آپ کو تحویل قبلہ کا حکم دیا۔ اور بیت اللہ کو ساری دنیا کے لئے قبلہ قرار دیا گیا۔

راوی کہتے ہیں۔ جب تحویل قبلہ کا حکم ہوا۔ تو ہم شک و تردد میں پڑ گئے۔ کہ وہ مسلمان جو تحویل قبلہ سے پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ یا جنگوں میں مارے جا چکے ہیں۔ ان کی نمازوں کا کیا اجر ملے گا۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ وما کان اللہ لیضیع ایمانکم۔ یعنی تم نے تو دلی یقین (ایمان) کے ساتھ نماز ادا کی ہے۔ اور بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرنا تمہارا ذاتی خیال نہ تھا۔ بلکہ اس کا باعث ایمان ہے۔

پس جس چیز (ایمان) پر اعمال کا دار و مدار ہے۔ وہ اب بھی قائم ہے۔ اس لئے تمہاری ان نمازوں کا اجر ضرور ملے گا۔ جو کہ بیت المقدس کی طرف رخ کرکے ادا کی گئیں ؂

اللہ کے نزدیک پیارا عمل وہی ہے۔ جس کے لئے مداومت اختیار کیجائے

حدیث۔ عن عائشۃ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم دخل علیہا وعندھا امرأۃ قال من ھذہ قالت فلانۃ تذکر من صلاتھا قال مہ علیکم بما تطیقون فواللہ لا یمل اللہ حتی تملوا و کان احب الدین الیہ ما داوم علیہ صاحبہ

ترجمہ:- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت ایک عورت ان کے پاس بیٹھی تھی۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ

حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ حضور فلاں عورت ہے اپنی نماز کا ذکر کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا بس رہنے دو اتنا ہی کرو جس کو تم آسانی سے بجالاؤ۔ خدا کی قسم اللہ نہیں اکتائے گا مگر تم اکتا جاؤ گے۔ اور سب سے پیارا عمل اسے وہی ہے جسے کرنے والا ہمیشہ کرتا رہے۔

تشریح۔ ہر ایک شخص خواہ جوان ہو خواہ بوڑھا۔ طالب علم ہو یا کسی کام میں مصروف اس حدیث کو مدنظر رکھے۔ ایک عورت حضرت عائشہ رضؓ سے اپنی طول واطول نمازوں کے متعلق ذکر کر رہی تھی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا ان باتوں کو جانے دو بلکہ ایسا عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ جس میں دوام ہو۔ کیونکہ انسان کی طبیعت اس قسم کی ہے۔ کہ جلد اکتا جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کہے۔ کہ میں ساری رات تہجد پڑھتا رہا کرونگا۔ مگر اس امر پر وہ دوام اختیار نہیں کر سکے گا۔ اور تھوڑے دنوں کے بعد اکتا کر رہ جائے گا۔ لیکن اگر وہ چاہتا۔ کہ میں رات کے پچھلے پہر دو چار نوافل ادا کر لیا کرونگا۔ اور وہ اس امر کو دوام کی صورت میں برقرار رکھے۔ تو یہ خدا کے نزدیک مقبول ہوگا۔ کیونکہ اس میں مداومت پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر کو کہا کہ تم تہجد شروع کرو تو دوام کے ساتھ ادا کرنا۔ یوں نہیں کہ آج خیال آیا۔ کہ نماز تہجد ادا کرنی ہے۔ اور دو بجے اٹھ کر تہجد شروع کی۔ اور فجر کی اذان تک پڑھتے رہے۔ لیکن اس کے بعد کئی ماہ گزر گئے۔ اور تہجد کا نام تک نہ لیا۔ ایسا عمل خدا کو پسند نہیں۔ اسی طرح ایک طالب علم جو کہ سارا سال اپنی پڑھائی کیطرف توجہ نہیں کرتا۔ جب سالانہ امتحان قریب آتا ہے تو رات دن پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ یہ عمل بھی غلط ہے۔ اگر وہ شروع سال سے پڑھائی کو سبقاً سبقاً یاد کرتا۔ اور دوام کی صورت میں رکھتا۔ تو امتحان کے نزدیک آنے پر اس کی یہ حالت نہ ہوتی۔ بلکہ وہ آسانی سے امتحان کی تیاری کر سکتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق تھا۔ کہ جو کام ایک دفعہ شروع فرماتے۔ اس کو ہمیشہ عمل میں لاتے۔ چنانچہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادات واعمال کے متعلق حضرت عائشہ سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ کسی دن کوئی خاص کام (نفل وغیرہ) کرتے تھے۔ حضرت عائشہ نے جواب دیا "لا کان عملہ دیمۃ" آپ کا عمل جھڑی ہوتا تھا۔ یعنی جس طرح بادل کی جھڑی جب برسنے لگتی ہے۔ تو نہیں رکتی۔ اسی طرح آپ کا حال تھا۔ جس کام کو آپ اختیار فرماتے۔ ہمیشہ اس کی پابندی کرتے۔ دوسری روائت میں ہے۔ وکان اذا عمل عملاً اثبتہ۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی کام کرتے تو اس پر مداومت فرماتے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد یہی ہے۔ ان احب العمل الی اللہ ادومہ خدا کے نزدیک سب سے محبوب کام وہ ہے جس پر انسان مداومت اختیار کرے

خاکسار شیخ غلام مجتبےٰ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"مدعیان اسلام یہودیوں کے نقش قدم پر"

مندرجہ بالا عنوان اخبار اہلحدیث ۱۱ ستمبر میں درج شدہ ایک مضمون کا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے لکھا ہے اور بالکل سچ لکھا ہے۔ کہ "تمام وہ خصائل قبیحہ جو یہودیوں میں تھے وہ آج نام نہاد مسلمانوں میں بطریق کامل نظر آرہے ہیں ..... ان کو ضد ہوگئی ہے سردار انبیاء محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں سے"۔ پھر مسلمانوں کے اسلام کے خلاف اعمال کی کسی قدر تفصیل دے کر لکھا ہے۔ "دیکھا آپ نے یہ نام نہاد مسلم قوم کسطرح تیزی کے ساتھ یہودیت کے نقش قدم پر دوڑ رہی ہے۔ کیا علم برداران اسلام یہی ہیں۔ کیا شیدائیان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی ہیں۔ اگر ایسا ہوسکتا ہے۔ تو میں پھر کہوں گا۔ کہ رات کو دن اور تاریکی کو روشنی بنایا جا رہا ہے۔ ان نام کے مسلمانوں کی یہ گمراہانہ روش دیکھ کر کلیجہ پھٹا جا رہا ہے زبان سے دعوئے عاشقی کیا جاتا ہے لیکن عملاً سرتاج انبیاء احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زبردست دشمنی کا ثبوت دیا جا رہا ہے"۔

آخر میں لکھا ہے۔ "وہ کونسا مسلمان ہوگا۔ جو اس بے دردانہ تباہی کو دیکھ کر بھی خاموش رہے گا۔ اور اصلاح کی طرف قدم نہ اٹھائیگا"

گویا یہ کہہ کر مضمون نگار نے اپنی طرف سے اس تمام مصیبت کا خاتمہ کر دیا۔ مگر غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا اتنی بڑی گمراہی جس کی تفصیل اہلحدیث میں دی گئی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر بُعد بلکہ دشمنی اور مخالفت قرآن کریم سے بیزاری اور یہود کے ساتھ کامل مماثلت اور مشابہت ایسی ہی معمولی چیزیں ہیں۔ کہ صرف ایک اخبار کے ایک کونہ میں یہ لکھ دینے سے۔ کہ وہ کونسا مسلمان ہے۔ جو اصلاح کی طرف قدم نہ اٹھائے گا بدل جائیں گی۔ یہود تو وہ قوم ہے جس کی طرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے پے بہ پے نبی آئے۔ تا ان کی اصلاح ہو۔ اور وہ گمراہی وضلالت کے تنگ وتاریک چاہ سے نکل کر راہ ہدائت پر آجائیں۔ مگر یہود کی اصلاح نہ ہوئی۔ پھر کیا آج ان مسلمانوں کی حالت جو یہودیوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ ایسی آسانی سے بدل جائے گی اس سے زیادہ سادگی اور خوش فہمی اور کیا ہوسکتی ہے۔ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مثیل موسےٰ ہیں۔ حضرت موسےٰ کی امت کو چاہ ضلالت سے نکالنے کیلئے تو اللہ تعالےٰ نے پے درپے انبیاء بھیجے۔ لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ویسی ہی ہوگئی۔ تو خدا تعالےٰ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ اور اسے بالکل کس مپرسی کی حالت میں چھوڑ دیا اور کوئی انتظام اس کی فلاح وراہنمائی کا نہ فرمایا پھر اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال قرار دیا جاتا ہے۔ مگر یہ کمال ایسا ہے۔ جو "اہلحدیث" اور اس کے مقالہ نگاروں کی سمجھ میں ہی آسکتا ہے۔ اگر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بگاڑ پیدا ہی نہ ہوتا۔ تو یہ ایک ایسی فضیلت تھی۔ جو آپ کو دیگر انبیاء سے ممتاز کر دیتی۔ لیکن جب فساد کا پیدا ہونا خود مسلمانوں کو مسلم ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دروازہ کو بند کر کے اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کیونکر قرار دے سکتے ہیں۔ یہ سالہا سال کی تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ وہ مسلمان اصلاح کی طرف خود بخود کوئی قدم اٹھا ہی نہیں سکتے۔ جو بقول خود ضلالت کی آخری منزل پر پہونچ چکے ہیں۔ اور مثیل یہود بن چکے ہیں۔ ان کی تباہی وبربادی کا سبب بھی وہی ہے۔ جو پہلی امتوں کی ہلاکت کا سبب ہوا۔ جیسا کہ اہلحدیث میں ہی لکھا گیا ہے۔ کہ

"امم سابقہ کی تباہی وبربادی کا واحد سبب یہی تھا۔ کہ انہوں نے رسول وقت کی مخالفت کی۔ اور ان کی زریں باتوں کو نشۂ غرور میں مست ہوکر ٹھکرا دیا۔ یہودیوں کو کہا گیا۔ کہ "حطۃ" کہو۔ لیکن انہوں نے کھلی ہوئی مخالفت کی۔ اور بجائے حطۃ حنطۃ کہنا شروع کیا۔ اس تمرد اور سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کے اوپر اللہ کا غضب اور پھٹکار نازل ہوئی۔ سچ فرمایا رحمۃ للعالمین احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو کچھ اگلی امتوں نے کیا۔ وہی تم بھی کروگے"۔

پس مسلمانوں کی تباہی وبربادی کا واحد سبب یہی ہے۔ یعنی رسول وقت کی مخالفت اور اگر اس سبب سے اختلاف کیا جائے تو رحمۃ للعالمین احمد مجتبےٰ کی وہ پیشگوئی جو اہلحدیث نے مسلمانوں پر چسپاں کی ہے سچی ہوہی کیونکر سکتی ہے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے متعلق فرمایا۔ کہ جو کچھ اگلی امتوں نے کیا وہی کچھ تم کروگے۔ اور یہ مسلم ہے۔ کہ اگلی امتوں نے رسول وقت کی مخالفت کی۔ اور ان کی زریں باتوں کو نشۂ غرور میں مست ہوکر ٹھکرا دیا۔ اب اگر امت محمدیہ میں کوئی رسول مبعوث ہی نہیں ہوسکتا۔ تو یہ امت وہی کچھ کیونکر کر سکتی ہے۔ جو اگلی امتوں نے کیا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی سچائی بھی اسی صورت میں ثابت ہوسکتی ہے۔ کہ اس امت میں رسول کی بعثت تسلیم کی جائے۔ اور مسلمانوں کی اصلاح کی بھی یہی ایک صورت ہے ؎

مسلمانوں کی علمی ترقیاں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دبّا ز دنی علماً کی آواز اکمل ترین انسان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں سے نکل کر کچھ اس طرح گونجی اور اتنا عظیم الشان انقلابی اثر پیدا کر گئی۔ کہ وہ جاہل عرب جو ایک مجبور کے تئے سالہا سال تک لڑائیوں میں مشغول رہا کرتے تھے۔ مغرب و مشرق کے استاد کامل بن گئے۔ اور آج متعصب ترین عیسائی مصنف بھی اپنی تصنیفات میں اس حقیقت کا اقرار کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی وہ جدوجہد جو انہوں نے اس نبی کے ارشاد عزیز پر کی آجکل کی سحر انگیز ترقیات کا پیش خیمہ تھی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عربوں کے اندر ایسا تغیر پیدا کر دیا۔ کہ انہوں نے اس وقت جبکہ مغرب بے علمیوں اور جہالت کی تاریکیوں میں گمراہ اور سرگرداں تھا۔ دنیا کو تہذیب و تمدن سکھایا۔ اور دوسرے علوم و فنون اپنی یونیورسٹیوں میں جاری کئے۔ ایک عیسائی مصنف کیا ہی سچ کہتا ہے کہ "یوروپ نے آج تک کبھی بھی دیانت داری سے مسلمانوں اور عربوں کے اس احسان کو نہیں پہچانا۔ جو کہ اسلامی تہذیب اور تمدن نے ان پر کیا۔ معمولی طور پر وہ صرف اتنا محسوس کرتے ہیں۔ کہ ایام جاہلیت میں جب یوروپ کے لوگ جاہلیت اور قبیلوں میں بٹے ہوئے تھے۔ عربوں کے زیر سایہ اسلامی تہذیب تمدن اور سائنس کے لحاظ سے ایک بلند درجہ تک پہنچ چکی تھی۔ جس نے کہ یوروپین سوسائٹی کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو بالکل تباہ ہونے اور بجھنے سے بچا لیا۔ کیا آج ہم وہ جو کہ آپ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم تہذیب و تمدن کے سب سے اعلےٰ معیار پر پہنچ چکے ہیں۔ پہچانتے ہیں۔ کہ اگر یہ اعلےٰ تہذیبی اور تمدنی اور علمی بلندی عربوں نے جماعتی تعلیم کے ذریعہ سے حاصل نہ کی ہوتی۔ تو آج یوروپ جاہلیت کی تاریکی میں گمراہ ہوتا"

(میجر بارے۔ جی یونارڈ ۲۴-۱۹۴۱ء)

آج مغرب اور یوروپ کے لوگوں کو سائنس نے کچھ اس طرح خود پسند اور لا تہذیب کر دیا ہے۔ کہ وہ ماضی کو بھلا کر اپنے آپ کو ایک ایسی بلندی پر پہنچا ہوا سمجھتے ہیں کہ جس کے آگے کوئی بلندی اور گرنا نہیں حالانکہ کوئی علم اور کوئی تہذیب اور کوئی تمدن بغیر ایمانی اور مذہبی بنیاد کے حقیقی اور ہمیشہ رہنے والا نہیں۔ مغرب نے دیکھا کہ ایک جاہل قوم ایک مذہبی جوش سے وہ وہ علوم حاصل کر گئی۔ کہ اب بھی ان کی آنکھیں اس زمانہ کے لحاظ سے خیرہ ہو جاتی ہے انہوں نے کہا کہ آؤ ہم بھی علوم حاصل کریں انہوں نے بنیادوں کو لے کر اوپر عمارتیں اور دیواریں کھڑی کرنا شروع کیں۔ لیکن چونکہ سچے ایمان کے بغیر تھیں۔ ان کی ہلاکت اور تباہی کا موجب بن رہی ہیں۔ جس سائنس پر وہ فخر کیا کرتے ہیں۔ وہی یوروپ کو قیامت کا نظارہ دکھا رہی ہے۔

میں اس مضمون میں عیسائی مصنفین کے حوالجات کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کروں گا۔ کہ درحقیقت یورپ کی ترقی کی بنیاد عربوں اور مسلمانوں کے علوم پر ہے۔

ایک عیسائی مصنف لکھتا ہے "بہت سے مسلمانوں نے علم طبیعیات کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ بڑے غور و خوض سے انہوں نے وزن۔ رفتار۔ اور کثافت اجسام کی تحقیق کی۔ علم اعشاریہ کو رائج کیا اور جھونے والی اشیاء کے متعلق تجربہ کر کے پنڈولم کا طریق رائج کیا اس امر میں کوئی شک نہیں۔ کہ انہوں نے مقناطیسی سوئی چین سے لی ہے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ مسلمان ہی سب سے پہلے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسکو کمپاس کی شکل میں تبدیل کیا جو کہ ملاحوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ علم کیمیا میں وہ لوگ سب سے آگے بڑھ گئے۔ اور بہت سے کیمیائی مادہ دریافت کئے"۔ پروفیسر بل جوزف لکھتا ہے۔ عربوں سے ہی اطالویوں نے کمپاس کا استعمال سیکھا تھا۔ کہ جس کے بغیر پندرھویں صدی کے سمندری سفر ناممکن تھے۔

سرایڈورڈ عقارب اپنی کتاب ہسٹری آف کیمسٹری میں لکھتا ہے "مسلمانوں نے بہت ہی جلد علم کیمیا میں ترقی کرنی شروع کر دی۔ اور انہوں نے ہی آجکل کے عام مروجہ طریق عرق نکالنا۔ کشتہ بنانا۔ سنگھارنا۔ جمانا۔ بخارات میں تبدیل کرنا وغیرہ رائج کئے اور Soda of Carbonate Salt ammonic (سفید نوشادر) Silver Netrate (چھٹکڑی۔ نیلا تھوتھا سفید ور) اور تمام گلانے والے مال تیار کئے (صفحہ ۲۸)

علم المرایا یا علم بصارت کے متعلق ایک عیسائی مصنف لکھتا ہے "یہ بات اب مانی جا چکی ہے۔ کہ علم المرایا کے بنیادی اصول جو آج ہم روگر بیکن کی کتابوں میں پاتے ہیں۔ وہ دراصل ایک عرب ماہر طبیعیات سے اخذ کی گئی ہیں۔ الحزن نے آنکھ اور بصارت کے متعلق نہایت شاندار تجربہ کئے۔ یونانی غلطیوں کو دور کیا۔ اور اصل نیاری اصول قائم کئے۔ اور علم المرایا کی حقیقی بنیاد رکھی اس نے شفق کو Refraction کے ذریعہ سے ثابت کیا۔ اور فضار کی بلندی کا بہت ہی اچھا اور قابل قبول اندازہ لگایا۔ جس کے آگے الحزن کہتا ہے۔ کہ Ether سے سرایڈورڈ آگے جا کر لکھتا ہے۔

"یہ بات بہت سے لوگوں کے اندر حیرانی پیدا کرے گی۔ کہ عرب ہی سب سے پہلے وہ تہذیب یافتہ انسان تھے۔ جنہوں نے صابن بنایا اور استعمال کیا" (صفحہ ۲۸)

ہیلیر لکھتا ہے۔ "ان کی سعی اور کوشش جو انہوں نے علم کیمیا پر کی۔ اس نے اس قابل بنایا۔ کہ وہ نئی ادویات تیار کر سکیں۔ سب سے پہلے انہوں نے علم طب کے متعلق ایک مکمل کتاب (Pharmaesphocia) لکھی۔ اور ہسپتال کھولے۔ اس کے بعد رازی وغیرہ نے چیچک اور خسرہ کے متعلق تجربہ کر کے صحیح طریق علاج دریافت کئے"۔

جوزف میکیب اپنی تصنیف میں لکھتا ہے "الحزن جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں علم بصارت کا موجد تھا۔ اس نے ہی ہم کو علم بصارت یا علم المرایا سکھلایا"۔

پروفیسر جوزف علم المرایا کے متعلق لکھتا ہے "یہ مسئلہ بنیادی یعنے یہ کہ کیسے اشیاء ہم پر مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور ان کا سایہ کہاں پڑتا ہے مسلمانوں کے لئے بہت ہی دلچسپ تھا اس مسئلہ کو حل کرتے کرتے انہوں نے یہ تھیوری متعلقہ بصارت انسانی ہیئت کی اور اس میں سب سے بڑا موجد اور حصہ دار ابن الہیثم یعنے الحزن تھا۔ ابوالحزن کی طرف سے پیش کردہ تھیوری آج تک سٹینڈرڈ چیز ہے۔ اور چاروانگ عالم میں مانی جاتی ہے اس ایجاد کے علاوہ الحزن نے یونانی طریقہ اختیار کرتے ہوئے بیضوی اور گول شیشوں کے تئے ان کا فوکس تیار کرنے کا نیا طریقہ رائج کیا۔ روگر بیکن (۱۲۹۴ء) مغربی عالموں کے پاس اس مسئلہ کو ایک اپنی ایجاد کردہ تھیوری لایا۔ لیکن ہم غلط طور پر روگر بیکن کے نام پر منسوب کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ باتیں الحزن کے شاندار تجربات میں پائی جاتی ہیں"۔

پھر یہی مصنف لکھتا ہے "الحزن نے جن اور چیزوں پر توجہ کی۔ ان میں کیمرہ بھی ہے۔ اور شاید اغلباً یہی سب سے پہلا وہ انسان ہے۔ جس نے کیمرہ کا استعمال کیا۔ اسی میں سے زمین یا چاند کا وہ حصہ جس میں سورج چھپ جاتا نظر آتا ہے کے متعلق تعریفیں اور تشریحیں کیں (Umbra) اور (Penumbra) نیز الحزن کی تصنیفات وغیرہ لاطینی اور اطالوی زبان میں ترجمہ کی گئی۔ اور جو بعد میں Kepler کے لئے سب سے بڑی راہ نما ثابت ہوئی"۔

Arab Civilization صفحہ ۸۹

ایک اور عیسائی مصنف لکھتا ہے "الحزن گیارھویں صدی کا ایک بہت بڑا سائنسدان تھا اور علم ہیئت کا بہت بڑا ماہر تھا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے ثابت کیا کہ افق کے نزدیک آسمانی اجسام ہم کو بڑے نظر آتے ہیں۔ اور وہی وہ پہلا شخص تھا جس نے ثابت کیا کہ چیزوں کا نظر آنا اس لئے نہیں کہ آنکھ

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ بس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج

"اکسیر شباب"

ہے۔ اکسیر شباب نیا خون۔ نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت تیس خوراک پانچ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

اڑلیسہ

مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ۲۳ر جولائی لغائت ۲۴ر اگست۔ میں نے ۱۲ مقامات کا دورہ کیا۔ اور اڑھائی سو میل سفر کیا۔ چودہ لیکچر دئے۔ اور ۱۲۵۔ احباب کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ ۶ تربیتی و تبلیغی درس دئے۔ ہر جگہ احباب جماعت کو تحریک جدید کی طرف توجہ دلائی۔ اور جملہ تنظارتوں سے تعاون کیا۔

مالا بار

مولوی عبداللہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ۱۵۔ اگست سے ۲۱ر اگست تک کنانور اور کالی کٹ کا دورہ کیا۔ اور ستر میل سفر کیا۔ تین احباب کو ملاقات کرکے تبلیغ کی۔ تین درس القرآن دئے اور تین دن "الفضل" کے مضامین کا ترجمہ احباب کو سناتا رہا۔ کالی کٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ قائم کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

گجرات

مولوی عبدالغفور صاحب لکھتے ہیں کہ ۲۳ر اگست کو میں لالہ موسیٰ گیا۔ اور درس دیا۔ اور تمام دن بعض دوستوں سے ملتا رہا۔ شام کو جلسہ ہوا جس میں مولوی محمد اشرف صاحب اور خاکسار نے تقریریں کیں۔ موضوع علی الترتیب حالات حاضرہ اور صداقت احمدیت تھے غیر احمدی مرد و عورتوں نے بھی اُن کو سُنا۔ اگلے روز ایک موضع میں جلسہ کا انتظام کیا گیا جس میں میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور احمدیت کے موضوع پر ½۱ گھنٹہ تقریر کی۔ جو غیر احمدیوں نے بھی توجہ سے سُنی۔ تیسرے دن صبح پھر درس دیا۔ اور ایک خطبہ نکاح پڑھا۔ ۸ار کو گجرات پہنچکر خطبہ جمعہ پڑھا۔ اور احباب جماعت سے اُن کے گھروں اور دوکانوں پر جاکر ملاقاتیں کیں۔ خطبہ جمعہ میں احباب کو اتحاد و اتفاق کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ۲۹ر کو چودھری اعظم علی صاحب سب جج کے ساتھ انفرادی تبلیغ کی گئی۔ جو شام کے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ رات کو ایک پبلک تقریر کی گئی جس کے بعد ایک غیر احمدی سے تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ ۳۰ر کو بھی انفرادی تبلیغ۔ اور شام کو احباب کے ایک جلسہ میں تقریر کی۔ ۳۱ر کو بھی انفرادی تبلیغ کی۔

علاقہ بیٹ

مولوی عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ماہ ظہور کے آخری عشرہ میں چار مقامات کا دورہ کیا۔ اور ہر جگہ رات کو پبلک تقریریں کیں۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ بھی ساتھ ساتھ جاری رہا۔ روزانہ تعلیم قرآن کا کام بھی کرتا رہا۔ ۲۰۔ ۲۲ لڑکے لڑکیاں مرد عورتیں قرآن کریم پڑھتی ہیں۔

مونگ میں سالانہ جلسہ

صدرالدین صاحب مونگ سے لکھتے ہیں کہ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ ظہور جلسہ کیا گیا۔ مولوی عبدالغفور صاحب روزانہ صبح کو درس قرآن مجید دیتے اور بعد ظہر مختلف مسائل احمدیت پر تقریریں کرتے رہے۔ ہندو سکھ۔ غیر احمدی سب دلچسپی سے سنتے رہے۔ ۸/۱۶ کو ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے میجک لنٹرن کے ذریعہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر دلچسپ تقریر کی۔ جو قریب ایک ہزار مرد و عورتوں نے دلچسپی سے سُنی ۸/۱۷ کو موضع کوٹھڑہ میں وعظ ہوا۔ اور اسلم صاحب نے تصاویر دکھا کر تبلیغ کی۔ مولوی عبدالغفور صاحب جب تک رہے روزانہ درس قرآن کریم دیتے رہے۔

ضلع گوجرانوالہ

جنیب اللہ صاحب دارالرحمت لکھتے ہیں کہ میں نے پانچ روز موضع تبروالی میں تبلیغ کی۔ لوگ دلچسپی سے باتیں سنتے رہے بعض نے قادیان آنے کا وعدہ بھی کیا۔ اس کے بعد پانچ روز موضع موسیٰ والا اور جینا آباد میں تبلیغ کی۔ بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض لوگوں نے مطالعہ کرنے اور بعض نے قادیان آنے کا وعدہ کیا۔ بعض اور دیہات میں بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔ انفرادی تبلیغ بھی کرتا رہا۔

مین پوری۔ یو۔ پی

فضل دین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ کہ ماہ ظہور میں شکوہ آباد و دہلی گیا۔ وہاں سے موضع بڑوت ضلع میرٹھ پہنچا۔ اور انفرادی تبلیغ کرتا رہا۔ اور درس قرآن شریف دیتا رہا۔ پھر موضع ایٹھ ضلع مظفر نگر پہنچا۔ اس کے اردگرد کے دیہات۔ گڑھی۔ بچنہ اور حسن پور وغیرہ میں تبلیغ کرتا رہا ۲۱ر اگست کو بریلی آیا۔ اور ایک ہفتہ قیام کرکے درس قرآن کریم دیتا۔ اور انفرادی تبلیغ کرتا رہا۔ ۲۸ر کو بیلی بھیت میں خطبہ جمعہ پڑھا۔

اڑیسہ

مولوی محمد الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ماہ ظہور کے آخری ہفتہ میں میں نے چار مقامات کا دورہ کیا۔ اور پندرہ معززین کو انفرادی تبلیغ کی۔

نفع مند کام

جو دوست اپنا روپیہ نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لیا جائیگا جو ہر طرح سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔ اور نفع لائیگا۔ (ناظر بیت المال)

رمضان میں دفاتر کے اوقات میں تبدیلی

رمضان مبارک میں دفاتر صدر انجمن ۱۰ بجے سے ۲ بجے تک کھلا کریں گے۔ خزانہ صدر انجمن اور تحریک جدید و دیگر تحریکات۔ ہر قسم کے چندے آخیر وقت تک وصول کئے جائیں گے۔ مگر امانت ذاتی کا لین دین ایک بجے بند کر دیا جایا کریگا۔

احباب تبدیلئے اوقات کے متعلق نوٹ فرمائیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

ریل کے ذریعہ موٹر گاڑیوں کا لیجانا

یکم ستمبر ۱۹۴۲ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مسافر گاڑیوں کے ذریعہ موٹر گاڑیوں کا لے جانا بند کر دیا جائیگا۔ بنابریں موٹر گاڑیاں جو ڈھکے ہوئے موٹر وین میں ارسال کے لئے پیش کی جائیں گی۔ مال گاڑیوں کے ذریعہ لے جائی جائیں گی۔ مکمل تفصیلات متعلقہ شرح و شرائط اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کی جاسکتی ہیں۔

جنرل منیجر

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خریدلیں قیمت فی تولہ عگ چھ ماشہ ۱۲ر تین ماشہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی

انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں "میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بیفائدہ میں بہ مسرت کہتا ہوں کہ ولروز کی دو چھوٹی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا جس کیلئے میں آپکا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں"۔ (ترجمہ از انگریزی)

ولروز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی لاہور سوز ناسور بھگندر کچھرالی گلٹی چنبل داد چنڈی مسہ و مہاسہ کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت عہ ۸ر

حکیم طاہر الدین اینڈ سنز فیروز پور روڈ لاہور

وصیتیں

نوٹ :۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کرے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۲۴۹ :۔ مسنکہ بھاگن بیوہ میراں بخش قوم ارائیں عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن پھیرو چیچی ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد ایک عدد مکان خام ہے اور کچھ صحن ہے اور اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ سو میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس کی قیمت اندازاً ۲۵ روپے ہے۔ میں انشاء اللہ تازیست اس پر قائم رہوں گی۔ خدا نخواستہ میری اس وصیت کو تبول فرمائے نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ :۔ نشان انگوٹھا بھاگن سکنہ پھیرو چیچی
گواہ شد :۔ سلطان علی سکرٹری مال جماعت احمدیہ پھیرو چیچی
گواہ شد :۔ نشان انگوٹھا دین محمد پسر بھاگن موصیہ۔

نمبر ۶۲۵۰ :۔ مسنکہ بشیر احمد ڈار ولد عبد الکریم صاحب ڈار قوم ڈار پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور مجھے اپنے والد صاحب بزرگوار کی طرف سے مبلغ ۵ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی میری جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی رخصتوں کے ایام میں مجھے جیب خرچ نہیں ملتا۔ اس لئے اس عرصہ میں مقررہ رقم کی ادائیگی میرے ذمہ واجب الاداء نہ ہو گی۔ اگر میری زندگی میں انشاء اللہ میری آمد کی کوئی صورت پیدا ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میری آئندہ جائیداد پیدا ہوئی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ العبد :۔ بشیر احمد ڈار قادیان
گواہ شد :۔ غلام محمد صدر محلہ دارالرحمت قادیان
گواہ شد :۔ قاضی عبد السلام دارالرحمت قادیان

نمبر ۶۲۵۱ :۔ مسنکہ اقبال بیگم زوجہ شیخ محمد اکرام صاحب قوم شیخ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۹ رجنوری ۱۹۱۹ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۹/۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد حق مہر مبلغ پانصد روپیہ حق مہر ہے۔ جو خاوند سے وصول کر کے ارکان کو تقسیم کر دیا ہے۔ اب اور کوئی جائیداد اور نہ ہی کوئی آمد ہے۔ مندرجہ بالا رقم کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ اگر میری موت کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ مبلغ پانچ روپے ماہوار حصہ کی رقم مبلغ پچاس روپے بذریعہ نظارت پیش خدمت کر دی جائیگی۔ اور موازی ۴ ر بطور چندہ ماہوار بھی ادا کرتی رہونگی الامۃ :۔
اقبال بیگم زوجہ شیخ محمد اکرام صاحب قادیان دارالفتوح
گواہ شد :۔ شیخ محمد اکرام تاجر قادیان
گواہ شد :۔ بشیر علی عفی عنہ قادیان دارالامان

نمبر ۶۲۵۲ :۔ مسنکہ محمد یونس ولد محبوب بخش قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹/۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان مشترکہ موسومہ بہ نسیم منزل بارہ دری شیر افگن خاں بلیماراں دہلی ہے۔ اس میں سے میں ۴۵۰ ہزار روپیہ کا مالک ہوں۔ اسکی کل قیمت بارہ ہزار روپیہ بھی جب خریدا تھا اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں اس وقت بیکار ہوں۔ لیکن ملازمت ملنے والی ہے۔ جو تنخواہ مقرر ہو گی اسکی اطلاع دونگا۔ اور تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد میری ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد :۔ محمد یونس احمدی ۳۱/۸/۴۲
گواہ شد :۔ عبد الرحمن مدرس مدرسہ احمدیہ۔ گواہ شد :۔ محمد ذاکر الدین بقلم خود۔ گواہ شد :۔ فردوس سلطان حصہ دار نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :۔ رحیم الدین بقلم خود۔ گواہ شد :۔ محمد اسلام احمدی لائبریرین انجمن احمدیہ دہلی۔ گواہ شد :۔ خضر سلطانہ

حب اطہرا
استقاط کا مجرب علاج

جو مستورات استقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اطہرا جو ٹرانعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں و کشمیر نے آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔
حب اطہرا جو ٹرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس کے استعمال میں دیر نہ کرنی گناہ ہے
قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے
حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

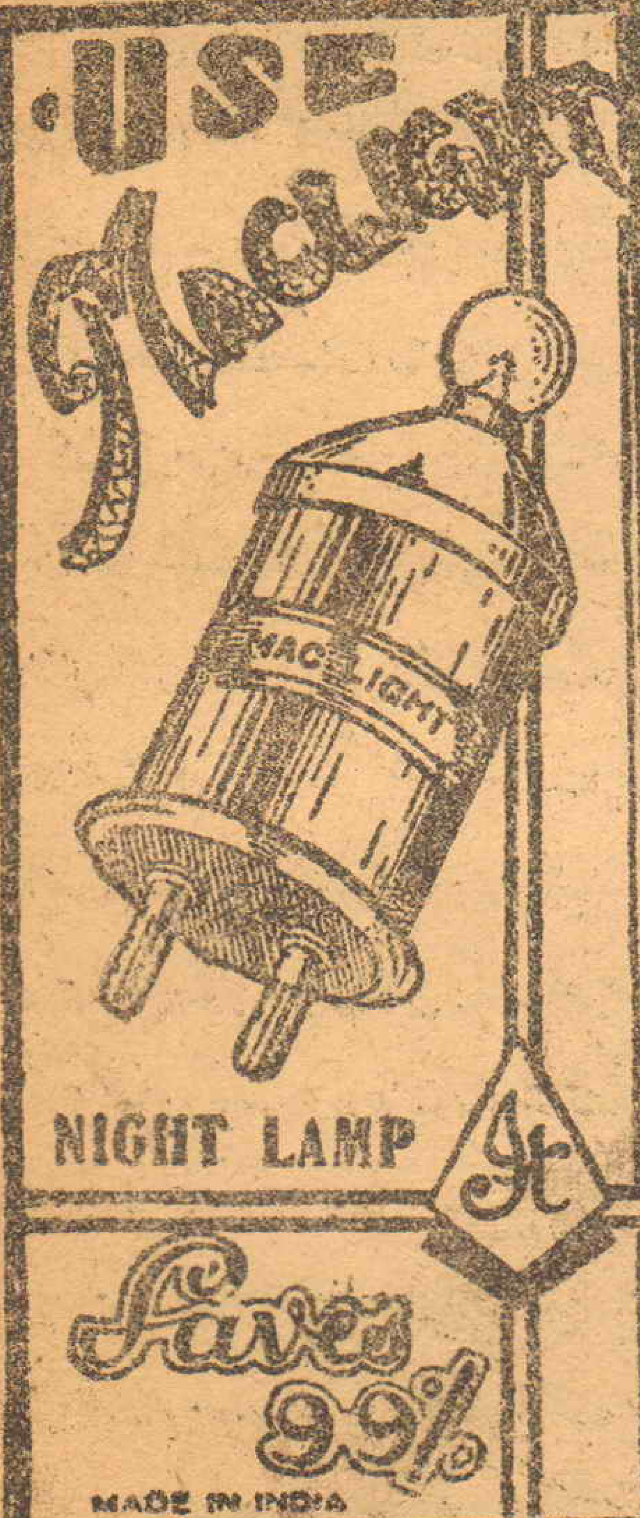

ہیک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے۔ ہر جگہ بکتا ہے۔
ہیک دو قادیان
B.42

حب بسماک
ہر قسم کی کھانسی اور دمہ کا کامیاب علاج ہے۔ قیمت یکصد قرص عہ
جان ہے تو جہان ہے
دل و دماغ اور اعصاب کی طاقت کے لئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے
حب جواہر غنبری
بے نظیر دوا ہے
قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے (للعہ)
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

حد ہو گئی
ہمارے تیار کردہ زدجام عشق کا معیار مسلم طور پر بہت اونچا ہے۔ اور اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اس قدر فرمائشیں آتی ہیں۔ کہ بعض اوقات تعمیل کرنی مشکل ہو جاتی ہے۔ قبل ازیں ہماری تیار کردہ گولیوں میں مشک تاتار۔ ایرانی زعفران موتی درجہ اول۔ روغن سنکھیا زعفران والا اور شنگرف مدبر بسیوں ہفت روزہ ڈالا جاتا تھا۔ اب ہم کشتہ شنگرف ڈالتے ہیں جو چھ روپے تولہ ہے۔ مزید اضافہ یہ کیا ہے۔ کہ ہم نے ان گولیوں کو ہر گز نگ درجہ اول سے کسمسا کیا ہے۔ گویا اب یہ گولیاں اپنے انتہائی عروج پر پہنچ گئی ہیں۔ باوجود اسکے
ایک روپیہ کی آٹھ دی جاتی ہیں
زدجام عشق کی گولیاں دوبارہ تیار کرائی گئی ہیں۔ پہلا سٹاک ختم ہو چکا ہے جو فرمائشیں آچکی ہیں ان کی تعمیل کی جا رہی ہے۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

سرمہ مبارک ککرے۔ آشوب چشم وغیرہ کیلئے مفید ہے قیمت فی تولہ ۸ ر ۳ ماشہ ۱۲ ر
رفیق نسواں حیض کی تکلیف اور کمی کا حکیمی علاج قیمت یکصد قرص تین روپے بارہ آنے ۵۰ قرص دو روپے
منگوانے کا پتہ دواخانہ نورالدین قادیان

ماسکو ۱۴ ستمبر - سٹالن گراڈ کی لڑائی کے بارہ میں روسی اطلاع مظہر ہے کہ شہر کے سامنے روسی فوجیں ڈٹی ہوئی ہیں اور جرمنوں نے جو چڑھائی کر رکھی ہے۔ اسے روک رہی ہیں۔ جنوب اور جنوب مغرب میں جرمن کچھ آگے بھی بڑھے ہیں۔ گذشتہ سہ شنبہ سے اب تک بیس ہزار جرمن اطالوی اور رومانوی سپاہی مارے جا چکے ہیں۔ مغرب کی طرف دشمن کے سب حملے روک دیئے گئے۔ جنوب مغرب میں روسی بچاؤ کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ دریائے ٹیرک کے محاذ پر جرمن فوجوں کے گرد جو روسی محاصرہ ہے۔ اسے توڑ کر نکل جانے کی زبردست کوشش کی گئی۔ جرمنوں نے ٹینکوں سے زبردست حملہ کیا۔ مگر ناکام رہے۔ اور اس معرکہ میں ان کے ۲۶ ٹینک برباد ہو گئے۔ نوورسسک پر قبضہ کے بعد جرمن اب سمندر کی طرف برابر بڑھ رہے ہیں۔ اور بحیرہ اسود کی اگلی بندرگاہ کی طرف جا رہے ہیں۔ بحیرہ بالٹک میں ایک جرمن فوج بردار جہاز دس ہزار ٹن ڈبو دیا گیا ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں ۵۱۴ جرمن ہوائی جہاز برباد ہو چکے ہیں۔ روسیوں کے صرف ۱۸۲ کام آئے ؛

چنگنگ ۱۴ ستمبر - جنوب مشرقی چین میں مارشل چیانگ کائی شیک کی فوجیں برابر کنہوا پر دباؤ ڈال رہی ہیں۔ جاپانیوں کو بھاری نقصان پہنچایا جا چکا ہے۔ یکیانگ میں بھی زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ چین کی فوجوں نے کوآنٹین میں بھی جاپانی چوکیوں پر حملے کئے اور بھاری نقصان پہنچایا ؛

کلکتہ ۱۴ ستمبر - بنگال گورنمنٹ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کلکتہ اور اس کے مضافات میں کل بالکل امن و امان رہا۔ تار وغیرہ کاٹنے کا بھی کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ ڈھکا سب ڈویژن میں ایک جگہ ایک ہجوم نے فساد برپا کیا۔ اس پر گولی چلائی گئی۔ مدناپور میں بھی ایک ہجوم پر گولی چلائی گئی۔ جو ایک کارخانہ کو لوٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہاں گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ضلع پٹنہ کے ۲۶ دیہات پر پچاس ہزار روپیہ اجتماعی طور پر جرمانہ کیا گیا ہے۔ الہ آباد میں کل بعض لوگوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی مگر پولیس نے منتشر کر دیا۔ احمد آباد کے پاس بھی ایک جگہ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ کرفیو آرڈر کا نفاذ شہر کے بعض اور علاقوں پر بھی کر دیا گیا ہے جس کا وقت شام کے آٹھ سے صبح کے چھ بجے تک ہے ؛

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۱۳ ستمبر - آل انڈیا ہندو مہا سبھا کے پریذیڈنٹ مسٹر ساورکر نے اعلان کیا ہے کہ سبھا کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۳ و ۴ اکتوبر کو دہلی میں ہوگا۔ سبھا کے ورکنگ پریذیڈنٹ ڈاکٹر مکرجی اور سبھا کی مقررہ سب کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ملک کی مختلف جماعتوں کے نمائندوں کے ساتھ کئی روز کی گفتگو کے بعد اب ہم بھروسہ سے کہہ سکتے ہیں کہ اب ہم ہندوستان میں عارضی قومی گورنمنٹ کے قیام کے مطالبہ کو قومی مطالبہ کی حیثیت سے حکومت کے سامنے رکھ سکیں گے بنگال اور سندھ کے وزیر اعظم نے ہماری حمایت کی ہے۔ اور پنجاب کے وزیر اعظم نے ہمدردی ظاہر کی ہے مسلمانوں کے اہم طبقوں نے بھی ہماری سکیم کی حمایت کی ہے۔ اور ہم فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ انگریزی راج کے زمانہ میں ہندوستان میں سیاسی اتحاد کی یہ پہلی مثال ہے۔ اب ہم ایسی منزل پر پہنچ گئے ہیں۔ کہ گاندھی جی اور دیگر سیاسی لیڈروں سے فوراً ملنا نہایت ہی ضروری ہے ؛

کٹک ۱۳ ستمبر - اڑیسہ کی ایک ریاست میں ایک مسلح پارٹی نے ایک تھانہ پر حملہ کر کے پولیس کی بندوقوں اور کارتوسوں پر قبضہ کر کے تمام سرکاری عمارتوں میں ریکارڈ نذر آتش کر دیئے دیہاتیوں سے جبراً جرمانہ وصول کیا اور بعض کو پکڑ کر ساتھ لے گئے۔ ایک مقام پر غلہ لوٹ لیا۔ اس گروہ میں آٹھ سو افراد بیان کئے جاتے ہیں۔ پارٹی کے دو سرغنوں کی گرفتاری کیلئے دو ہزار اور ڈیڑھ ہزار کے دو انعامات مقرر کئے گئے ہیں ؛

لنڈن ۱۳ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ مڈغاسکر میں ڈیگا سوریز پر قبضہ کے بعد وشی کے علاقہ میں جاپانی ہوائی جہاز برابر آتے جاتے رہے۔ اور وشی گورنمنٹ کے احکام کے ماتحت مقامی افسران کی ہر طرح مدد کرتے رہے۔ جاپانی آبدوزوں کے لئے وہاں پٹرول وغیرہ حاصل کرنے کا بھی انتظام تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ برطانی فوجیں اب جزیرہ کے دیگر اہم مقامات پر بھی قبضہ کر رہی ہیں ؛

لنڈن ۱۳ ستمبر - حکومت سپین کے سابق وزیر خارجہ سانئور سینر کو روم میں سپین کا ایلچی مقرر کیا گیا ہے ؛

دہلی ۱۳ ستمبر - مسٹر جناح نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ہندو مہا سبھا وہی کچھ کہتی ہے۔ جو کانگرس۔ لیکن ہندو مہا سبھا صاف کہتی ہے کہ وہ ہندوستان میں ہندو راج قائم کرے گی۔ اور یہ کہ مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کو اس راج کے ماتحت رہنا ہوگا۔ جب تک پاکستان کا مطالبہ منظور نہ ہو۔ میں ہندو سبھا کے ساتھ مل کر نیشنل گورنمنٹ کیسے بنا سکتا ہوں۔ برطانی گورنمنٹ کو پریشان کرنے سے ہماری تکالیف پانچ سو گنا زیادہ ہو جائیں گی۔ اس امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کہ مسلمان ہندوؤں کی نسبت پانچ سو گنا زیادہ دلیر ہیں۔ مسٹر چرچل نے یہ سچ کہا ہے کہ کانگرس ہندوستان کی نمائندہ نہیں ؛

وشی ۱۳ ستمبر - آزاد فرانس میں ۱۸ سے ۵۱ سال تک کی عمر کے تمام لوگوں کے لئے کام کرنا ضروری قرار دے دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ ان کی صحت درست ہو ؛

بنارس ۱۳ ستمبر - ہندو یونیورسٹی پر فوجی کنٹرول قائم کر دیا گیا ہے۔ یونیورسٹی کے رقبہ کے اندر مسلح فوج بٹھا دی گئی ہے۔ منتظمین نے ۲ اکتوبر سے تمام درسگاہوں کے کھول دیئے جانے کا فیصلہ کیا ہے ؛

سٹاک ہالم ۱۴ ستمبر - معلوم ہوا ہے۔ کہ وشی میں فوجوں کو بلا لیا گیا ہے۔ بازاروں میں فوجیں گشت کر رہی ہیں۔ اور چھتوں پر مشین گنیں نصب کر دی گئی ہیں ؛

طہران ۱۳ ستمبر - ایران ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ امریکن ریڈکراس نے ایران کے ہسپتالوں میں استعمال کے لئے دوا (دوائیں) اور دوسرے سامان کا بڑا سٹاک عطا کیا ہے ؛

لنڈن ۱۳ ستمبر - معلوم ہوا ہے کہ نازی حکام نے گذشتہ ماہ مئی میں اٹھارہ سو چیکوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ؛

احمد آباد ۱۳ ستمبر - آج یہاں عورتوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی۔ انہیں منتشر کرنے کے لئے پولیس کو اشک آور گیس بھی استعمال کرنی پڑی۔ پندرہ گرفتاریاں عمل میں لائی گئیں ؛

کانپور ۱۳ ستمبر - کلکٹر کے دفتر کی دوسری منزل میں شام کو آگ لگ گئی۔ مگر زیادہ نقصان ہونے سے قبل ہی بجھا دی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ آگ لگانیوالا بم وہاں سے برآمد ہوا ہے

دہلی ۱۴ ستمبر - آج سنٹرل اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ چار سرکاری بل پیش ہوئے۔ مسٹر اینے نے قواعد سفر میں ترمیم کی جو تحریک پیش کی ہے۔ اس پر غور کرنے کے لئے۔ ایک کمیٹی مقرر کی گئی جو ۱۹ ستمبر تک اپنی رپورٹ کریگی۔ سپلائی ممبر نے سپلائی کے کام پر ریویو کیا۔ ریل و رسائل کے ممبر نے بتایا۔ کہ موجودہ کانگرسی شورش کے سلسلہ میں ۵۵۰ ڈاکخانوں پر حملے کئے گئے ہیں۔ اور ان جھگڑوں سے ریلوے کو کم سے کم ایک کروڑ کا نقصان پہنچا ہے۔ طلباء اور طالبات کے ایک ہجوم نے اسمبلی ہال کے باہر مظاہرہ کیا۔ اور ممبروں کو اجلاس میں شامل ہونے سے روکنے کی کوشش کی۔ ان میں سے بعض کو پکڑ کر لاری میں سوار کر کے بھیجدیا گیا ؛

لنڈن ۱۴ ستمبر - سٹالن گراڈ کو جنوب مغرب سے خطرہ بڑھ گیا ہے۔ کل دن بھر راستوں پر لڑائی ہوتی رہی۔ جرمنوں نے روسی صفوں میں ایک اور دراڑ پیدا کر دی۔ مگر روسیوں نے حالات پر قابو پا لیا۔ مغرب کی طرف جرمن دباؤ بڑھ رہا ہے۔ مگر گذشتہ بارہ گھنٹوں میں وہ آگے نہیں آ سکے۔ دریائے ٹیرک کے علاقہ میں جرمنوں کو سخت نقصان پہنچایا گیا ہے۔ جرمن گروزنی سے جس قدر دُور آج سے کئی دن پہلے تھے۔ اسی قدر آج ہیں ؛

لاہور ۱۴ ستمبر - پنجاب مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ ایک ریزولیوشن پاس کر کے مسٹر جناح کو یقین دلایا گیا۔ کہ پنجاب کے مسلمان پاکستان کے مطالبہ میں ان کے ساتھ ہیں۔ ایک اور ریزولیوشن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ اجتماعی جرمانوں سے مسلمانوں کو مستثنیٰ رکھا جائے۔ ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو وزیر اعظم سے مل کر ماہِ رمضان میں بلیک آؤٹ کی پابندیوں کو دُور کرنے کا انتظام کرے گی ؛

لنڈن ۱۴ ستمبر - نیوگنی کے مشرقی سرے پر دو مال لے جانے والے جاپانی جہازوں پر اتحادی طیاروں نے حملہ کر کے ایک کو ڈبو دیا اور دوسرے کو نقصان پہنچایا۔ نیو برٹن میں ایک جاپانی کروزر پر حملہ کیا گیا ؛

پشاور ۱۴ ستمبر - گورنمنٹ ہائی سکول چارسدہ کے سامنے فساد پر آمادہ ہجوم پر پولیس کو ہلکا سا لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ چار اشخاص مجروح ہوئے۔ تین پولیس مینوں کو معمولی ضربات آئیں ؛

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی